روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

جمعرات 5 ستمبر 2013ء 28 شوال 1434 ہجری 5 تبوک 1392 ھش جلد 63-98 نمبر 202

مرجع عالم بنایا

تھے رُجوعِ خَلق کے اسباب مال و علم و حکم
خاندان فَقر بھی تھا باعثِ عزّ و وقار
لیک اِن چاروں سے مَیں محروم تھا اور بے نصیب
ایک انساں تھا کہ خارِج از حساب و از شُمار
اِس پہ بھی میرے خُدا نے یاد کر کے اپنا قَول
مرجِع عالَم بنایا مُجھ کو اور دِیں کا مَدار

(درثمین)

جلسہ سالانہ برطانیہ 2013ء کے موقع پر 21ویں روح پرور عالمی بیعت

5 لاکھ 40 ہزار 782 سعید روحوں کی احمدیت میں شمولیت

اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور احسانوں پر اظہار تشکر کیلئے کل عالم کے احمدیوں کا عالمی سجدہ شکر

اللہ تعالیٰ کے فضل واحسان کے ساتھ جماعت احمدیہ برطانیہ کا 47واں جلسہ سالانہ برطانیہ مورخہ 31,30/اگست اور یکم ستمبر 2013ء کو حدیقۃ المہدی ہمپشائر لندن میں منعقد ہوا۔ اس موقع پر جلسہ کے تیسرے روز مورخہ یکم ستمبر 2013ء کو پاکستانی وقت کے مطابق سہ پہر 5 بجے 21ویں عالمی بیعت منعقد ہوئی۔ دنیا بھر سے آئے ہوئے 31 ہزار سے زائد احمدی احباب وخواتین اپنے پیارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قیادت میں عالمی بیعت کے لئے جلسہ گاہ میں جمع تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیعت کیلئے تشریف لائے تو جملہ احباب جماعت پہلے ہی قطاروں میں تیار بیٹھے تھے۔

عالمی بیعت کی تقریب کے دوران جلسہ گاہ میں متعدد زبانوں میں بیعت کے الفاظ کا ترجمہ دوہرایا گیا اور احمدیہ ٹیلی ویژن کی وساطت سے دنیا کے 204 ممالک کے احمدیوں نے اپنے نئے بھائیوں کے ساتھ تجدید بیعت کا شرف حاصل کیا۔

جلسہ سالانہ برطانیہ میں شامل احمدی احباب نے خلیفہ وقت کے ہاتھ پر براہ راست بیعت کی۔ حضور انور بوقت پانچ بجے جب پنڈال میں رونق افروز ہوئے تو احباب جماعت نے نعرہ ہائے تکبیر سے استقبال کیا۔ حضور انور نے حضرت مسیح موعود کا مبارک اور تاریخی کوٹ زیب تن فرمایا ہوا تھا۔ حضور انور سٹیج کے سامنے کشادہ جگہ پر تشریف فرما ہوئے۔

حضور انور نے اس موقع پر فرمایا جیسا کہ کل میں نے اعلان کیا تھا کہ اس سال اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے 5 لاکھ 40 ہزار 782 افراد کو جماعت احمدیہ میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائی ہے اور 116 ممالک کی 309 قومیں احمدیت میں داخل ہوئی ہیں۔ گزشتہ سال سے یہ تعداد 26 ہزار 430 زیادہ ہے۔ حضور انور کے دست مبارک پر مختلف قوموں کے نومبائعین نے اپنے ہاتھ رکھ کر جسمانی رابطہ پیدا کیا اور پھر جلسہ گاہ میں موجود باقی احباب نے ایک دوسرے کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر روحانی اور جسمانی تعلق بنایا اور یہ تعلق پنڈال سے باہر موجود احباب تک بھی پھیلا ہوا تھا۔ حضور انور نے انگریزی زبان میں بیعت کے الفاظ دوہرائے جبکہ جلسہ گاہ میں موجود مختلف اقوام کے لوگوں کے لئے ساتھ ساتھ ان کی زبانوں میں الفاظ بیعت دوہرانے کا انتظام موجود تھا۔

عالمی بیعت کے اس وجد آفریں منظر کے بعد کُل عالم کے احمدی احباب نے اپنے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتداء میں سجدہ شکر ادا کیا۔ اس طرح دنیا بھر کے احمدی خداتعالیٰ کے آگے جھک گئے اور اپنے مولیٰ کریم کے ان احسانوں پر اظہار تشکر کیا جو اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ پر کئے ہیں سجدہ شکر کے ساتھ ہی 21ویں عالمی بیعت کا روح پرور پروگرام اختتام کو پہنچا۔ اللہ تعالیٰ ان سعید روحوں کو اخلاص ووفا میں بڑھاتا چلا جائے۔ آمین

دنیا ایک قوم بن جائے گی

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

”آخری دنوں میں..... دنیا میں بڑا تفرقہ پھیل جائے گا...... اور جب یہ باتیں کمال کو پہنچ جائیں گی تب خدا آسمان سے اپنی قرنا میں آواز پھونک دے گا یعنی مسیح موعود کے ذریعہ سے جو اس کی قرنا ہے ایک ایسی آواز دنیا کو پہنچائے گا جو اس آواز کے سننے سے سعادت مند لوگ ایک ہی مذہب پر اکھٹے ہو جائیں گے اور تفرقہ دور ہو جائے گا اور مختلف قومیں دنیا کی ایک ہی قوم بن جائے گی۔“

(چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 83)

(بسلسلہ فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

ماہر امراض معدہ وجگر کی آمد

مکرم ڈاکٹر محمد محمود شیخ صاحب ماہر امراض معدہ وجگر مورخہ 8 ستمبر 2013ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کے معائنہ کے لئے تشریف لائیں گے۔ ضرورت مند احباب و خواتین سے گزارش ہے کہ وہ موصوف ڈاکٹر صاحب کی خدمات سے استفادہ کے لئے ہسپتال تشریف لائیں اور پرچی روم سے اپنی رجسٹریشن کروالیں۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

شوگر آگاہی کیمپ

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں اور لواحقین کیلئے ”شوگر آگاہی سیمینار“ مورخہ 11 ستمبر 2013ء کو صبح 10 بجے سیمینار ہال میں منعقد ہوگا۔ خواہشمند احباب وخواتین اس سے استفادہ کے لئے ہسپتال تشریف لائیں اور سیمینار میں شمولیت فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

مکرم ظفر اقبال قریشی صاحب

جماعت احمدیہ ہالینڈ کا 33 واں جلسہ سالانہ

خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے جماعت احمدیہ ہالینڈ کے 33 ویں جلسہ سالانہ کا کامیاب انعقاد مورخہ 3، 4 اور 5 مئی 2013ء کو Nunspeet میں ہوا۔ امسال مشن ہاؤس کے قریب ایک وسیع ہال کرایہ پہ لیا گیا تھا جہاں یہ جلسہ منعقد ہوا۔ اس جلسہ سالانہ کے لیے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرالعزیز نے مکرم ھبۃ النور فرحاخن صاحب امیر جماعت احمدیہ ہالینڈ کو اپنا نمائندہ مقرر فرمایا تھا۔

جلسہ کا پہلا اجلاس 3 مئی 2013ء بروز جمعۃ المبارک دوپہر 4 بجے شروع ہوا جس کی صدارت مکرم ھبۃ النور فرحاخن صاحب امیر جماعت احمدیہ ہالینڈ نے کی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم امیر صاحب ہالینڈ نے افتتاحی تقریر میں جلسہ سالانہ کی اہمیت، ہمسایوں کے حقوق، دعوت الی اللہ وغیرہ امور کی طرف توجہ دلائی۔ اس کے بعد مکرم نعیم احمد وڑائچ صاحب مشنری انچارج جماعت احمدیہ ہالینڈ نے ''سیرۃ النبیؐ پر کئے جانے والے اعتراضات اور ان کے جوابات'' کے موضوع پر تقریر کی۔

دوسرے اجلاس کی کارروائی مورخہ 4 مئی 2013ء بروز ہفتہ دوپہر 12 بجے شروع ہوئی۔ جس کی صدارت نائب امیر جماعت احمدیہ ہالینڈ مکرم عبدالحمید فان درفیلدن صاحب نے کی۔ تلاوت ونظم کے بعد مکرم عطاء القیوم صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے ''سیرۃ النبیؐ'' اور مکرم سفیر احمد صدیقی صاحب مربی سلسلہ ہالینڈ نے ''سیرت وسوانح حضرت اقدس مسیح موعود'' کے موضوع پر تقاریر کیں۔

مورخہ 4 مئی 2013ء بروز ہفتہ صبح 10:30 بجے لجنہ اماء اللہ ہالینڈ نے اپنا ایک الگ اجلاس منعقد کیا۔ جس کی صدارت محترمہ صدر لجنہ اماء اللہ ہالینڈ نے کی۔ انہوں نے لجنہ سے خطاب میں والدین کی اطاعت کے موضوع پر روشنی ڈالی۔ اس کے علاوہ ''اسلام اور حقوق العباد'' اور ''صحابیات رسول کریم ﷺ'' کے موضوع پر دو تقاریر ہوئیں۔

نماز ظہر وعصر اور طعام کے بعد تیسرا اجلاس دوپہر 3 بجے شروع ہوا۔ یہ اجلاس ڈچ مہمانوں کے لیے مختص تھا۔ اس اجلاس کی صدارت مکرم ھبۃ النور فرحاخن صاحب امیر جماعت احمدیہ ہالینڈ نے کی۔ تلاوت قرآنِ کریم کے بعد اس اجلاس میں تین تقاریر کی گئیں جو کہ ڈچ زبان میں تھیں۔ مکرم عبدالحمید فان درفیلدن صاحب نے ''اسلام اور امن'' اور مکرم شاہد محمود فراؤس صاحب نے ''امن محض عدم جنگ نہیں'' کے موضوع پر تقاریر کیں۔ بعد ازاں وزیر داخلہ ہالینڈ Mr. Ronald Plasterk نے حاضرین جلسہ سے مختصر خطاب کیا۔ انہوں نے اپنے خطاب میں جماعت کے موٹو ''محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں'' اور جماعت کی ان کاوشوں کو سراہا جو کہ حقیقی دین اور قیام امن کے سلسلے میں جماعت کی طرف سے ہو رہی ہیں۔ وزیر داخلہ نے خاص طور پر نوجوانوں کو یہ پیغام دیا کہ اگر آپ ایمانداری اور انتھک محنت سے تعلیم حاصل کریں تو اس ملک میں اعلیٰ عہدوں پر فائز ہو سکتے ہیں۔ اس اجلاس کی تیسری تقریر مکرم عبدالحق صاحب کی تھی۔ ان کی تقریر کا موضوع تھا ''سیرت حضرت اقدس مسیح موعود'' اس اجلاس کے آخر میں Rotterdam شہر کے ایک چرچ کے نمائندے نے بھی حاضرین سے مختصر خطاب کیا۔

اس اجلاس میں ہالینڈ کے ایک شہر Westervoord کی میئر Mrs. Annelies van der Kolk نے بھی شرکت کی۔ اس اجلاس میں تقریباً 50 غیر از جماعت مہمانوں نے شرکت کی۔ آخر میں محفل سوال وجواب منعقد ہوئی جس میں ڈچ مہمانوں نے احمدیت کے متعلق مختلف سوالات کئے اس کے بعد مہمانوں کو کھانا پیش کیا گیا۔

جلسہ سالانہ کو خدا کے فضل سے لوکل میڈیا میں کافی کوریج ملی اور جماعت احمدیہ کے پیار ومحبت اور امن وسلامتی کے پیغام کو خوب سراہا گیا۔ چنانچہ ہزاروں افراد تک جماعت احمدیہ کا تعارف بڑے عمدہ طریق پر پہنچا۔

جلسہ کے ایام میں باجماعت نماز تہجد اور نماز فجر کے بعد درس قرآن کریم وحدیث کا اہتمام رہا۔

چوتھے اجلاس کی کارروائی 5 مئی 2013ء بروز اتوار صبح 10:30 بجے شروع ہوئی۔ جس کی صدارت مکرم چوہدری مبشر احمد صاحب افسر جلسہ سالانہ نے کی۔

اس اجلاس میں مکرم سیّد عبدالمالک صاحب نے ''(دین) میں عورت کا مقام'' اور مکرم حامد کریم محمود صاحب مربی سلسلہ نے ''حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرالعزیز کی دنیا میں امن قائم کرنے کی مساعی'' کے موضوع پر تقاریر کیں۔

نماز ظہر وعصر اور طعام کے بعد دوپہر 2 بجکر پینتالیس منٹ پر اختتامی اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ اس اجلاس کی صدارت مکرم ھبۃ النور فرحاخن صاحب امیر جماعت احمدیہ ہالینڈ نے کی۔ مکرم امیر صاحب نے اپنے اختتامی خطاب میں ہالینڈ کے شہر Almere میں تعمیر کی جانے والی جماعت احمدیہ کی بیت کا خصوصیت سے ذکر کیا اور جماعت کو بڑھ چڑھ کر مالی قربانی کرنے کی تحریک کی۔ آخر میں مکرم نعیم احمد وڑائچ صاحب مشنری انچارج جماعت احمدیہ ہالینڈ نے اختتامی دعا کروائی۔ یوں یہ تین روزہ جلسہ سالانہ بفضلِ تعالیٰ بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔

جلسہ کی کل حاضری 789 رہی۔ اللہ تعالیٰ جلسہ کے شاملین کو اپنے فضلوں سے نوازے اور سب کے ایمان ووفا میں برکت دے۔ آمین

(الفضل انٹرنیشنل 16 راگست 2013ء)

مرتبہ سارے رسولوں میں ہے بالا تیرا

تو ہے محبوب خدا چاہنے والا تیرا
مرتبہ سارے رسولوں میں ہے بالا تیرا
کلمۂ صل علیٰ وردِ زباں رکھتا ہوں
خواب میں دیکھ لیا ہے قدِ بالا تیرا
ہجر میں دل کے تڑپنے کے نئے ہیں انداز
عشق ہے مجھ کو زمانے سے نرالا تیرا
عفو ہو جائے گی محشر میں خطائیں ساری
داور حشر کو دوں گا میں حوالا تیرا
آہ کر ہجر محمدؐ میں سنبھل کہ اے دل
عرش کے پار نکل جائے گا نالا تیرا
لے اُڑی آج صبا سوئے مدینہ دل زار
ناتوانی نے بڑا کام نکالا تیرا
نور سے تیرے منور ہوئے دونوں عالم
نظر آتا ہے ہر اک سمت اُجالا تیرا
اس قدر ہند میں گھبرائی ہے فوج عشاق
بھاگا آتا ہے مدینے کو رسالا تیرا
گرمیٔ شوق مدینہ ہے تو ہاں بسم اللہ
جان بیتاب ہوا دیس نکالا تیرا
لے خبر جلد مری ناز سے سونے والے
ہو گیا فرش زمین چاہنے والا تیرا
ہو گیا شوق میں وہ آج نثارِ احمدؐ
دل جو رونقؔ تھا بڑے نازوں کا پالا تیرا

منشی پیارے لال رونق دھلوی

(مطبوعہ رسالہ نظام المشائخ بحوالہ برگزیدہ رسول غیروں میں مقبول جلد 2 صفحہ 10)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم نعمت اللہ جاوید صاحب

اوقات نماز کی حکمت

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ یقیناً نماز مومنوں پر ایک وقت مقررہ کی پابندی کے ساتھ فرض ہے۔ (النساء آیت:104)

نماز کی اصل غرض یہ ہے کہ تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد خدائے حی و قیوم کا نام لیا جائے۔ کیونکہ جس طرح گرمی کے موسم میں تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد انسان ایک ایک دو دو گھونٹ پانی پیتا رہتا ہے تا کہ گلا تر رہے اور اس کے جسم کو طراوت پہنچتی رہے۔ اسی طرح کفر اور بے ایمانی کی گرم بازاری میں انسانی روح کو حلاوت اور تروتازگی پہنچانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد نماز مقرر کی ہے تا کہ گناہ کی گرمی اس کی روح کو جھلس نہ دے اور مسموم ماحول اس کی روحانی طاقتوں کو مضمحل نہ کردے۔ خوشی ہو یا غمی ہر حالت میں انسان کو نماز کے ذریعہ خداتعالیٰ کی طرف متوجہ ہونے کا موقع ملتا ہے۔ جب دنیا کا نظر فریب حسن اسے اپنی طرف کھینچتا ہے تو نماز کی مدد سے وہ خدا کی طرف جھکتا ہے۔ نماز کے لئے وقت مقرر کرنے سے اجتماعیت کی روح کو زندہ رکھنے کا موقع ملتا ہے۔ اس طرح لوگ بآسانی جمع ہوسکتے ہیں۔ نیز وقت کے تعین کو خود انسان کی اپنی مرضی پر نہ چھوڑنے میں یہ حکمت ہے کہ تا انسان کو بروقت نماز ادا کرنے کی فکر رہے اور اس کا ذمہ داری کا احساس بیدار رہے۔ اگر وقت کی تعین خود انسان پر چھوڑ دی جاتی تو وقت کی پابندی کی اہمیت جاتی رہتی اور اس میں سستی ظاہر ہونے لگتی۔

چونکہ قلبی کیفیات بدلتی رہتی ہیں اس لئے ایک ہی وقت میں دیر تک عبادت میں مشغول رہنے کی بجائے مختلف اوقات میں عبادت کا حکم دیا گیا ہے کیونکہ لمبے وقت میں دیر تک توجہ قائم رکھنا مشکل ہوجاتا ہے اس سے طبیعت اکتا جاتی ہے لیکن اس کے برعکس اگر وقت مختصر ہو اور وقفہ وقفہ کے بعد کئی بار عبادت بجا لانے کا موقع ملے تو بشاشت قائم رہتی ہے عبادت سہل ہوجاتی ہے اور عبودیت کے اظہار کا بھی بار بار موقع ملتا ہے اس کی یاد دل میں تازہ رہتی ہے۔ اس کا سارا وقت عبادت الٰہی میں صرف ہوتا ہے اور اس طرح سے انسان دنیا کے کاموں میں مصروف رہنے کے باوجود بھی اللہ تعالیٰ سے غافل نہیں ہوتا اور دنیا میں رہ کر بھی وہ اس سے علیحدہ رہتا ہے اور ''دست در کار دل بایار'' کی مثل اس پر صادق آنے لگتی ہے۔

سچی محبت ہمیشہ اپنے ساتھ بعض ظاہری علامات بھی رکھتی ہے اور محبت کی ایک بڑی علامت یہ ہے کہ انسان اٹھتے بیٹھتے اپنے محبوب کا ذکر کرتا ہے اور اس کی یاد اپنے دل میں تازہ رکھتا ہے۔ جب کوئی شخص اپنے کسی عزیز کو یاد کرلیتا ہے تو اس کی محبت دل میں تازہ ہوجاتی ہے اور اس کی صورت آنکھوں کے سامنے آجاتی ہے۔ نماز بھی اللہ تعالیٰ کی یاد اور اس کی ملاقات کا ایک ذریعہ ہے اس لئے دین نے یہ ضروری قرار دیا ہے کہ انسان تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد خداتعالیٰ کا نام لے اور نماز کے لئے کھڑا ہوجائے۔

نماز کے لئے متعدد اوقات مقرر کرنے میں ایک حکمت یہ ہے کہ انسان پر جتنی بڑی ذمہ داری ہوتی ہے اتنی ہی شدت سے اس ذمہ داری کو ادا کرنے کی اسے بار بار مشق کرائی جاتی ہے۔ تا کہ یہ اطمینان رہے کہ اللہ کے بندے اس کا حکم ماننے کے لئے پوری طرح مستعد اور تیار ہیں۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ پانچ وقت کی نماز کا کیوں حکم دیا گیا ہے حالانکہ اس زمانہ میں مشاغل اس قدر بڑھ گئے ہیں کہ اتنا وقت نمازوں کے لئے نکالنا مشکل ہے۔ اس اعتراض کا جواب یہ ہے کہ اگر نماز کی غرض محبت الٰہی کی آگ بھڑکا کر اللہ تعالیٰ کی صفات کو اپنے اندر پیدا کرنے کے لئے سہولت بہم پہنچانا ہے تو جس زمانہ میں مشاغل بڑھ جائیں اس زمانہ میں نماز کی ضرورت بڑھ جاتی ہے نہ کہ کم ہوجاتی ہے۔ ظاہر ہے کہ جب مقصد کو بھلا دینے کے سامان کم ہوں گے اس وقت بار بار مقصد کی طرف توجہ دلانے کی اس قدر ضرورت نہ ہوگی جس قدر کہ اس وقت جب مقصد کو بھلا دینے کے سامان زیادہ ہوں گے پس اگر اس زمانہ میں دنیوی مشاغل بڑھ گئے ہیں تو نماز کی ضرورت بھی زیادہ ہوگئی ہے۔ اگر نماز صرف ایک اظہار عقیدہ کا ذریعہ ہوتا تب یہ اعتراض کچھ وزن بھی رکھتا۔ مگر جیسا کہ بتایا گیا ہے نماز کی غرض صرف اقرار عبودیت نہیں بلکہ اس کی غرض تو انسانی نفس میں وہ استعداد پیدا کرنا ہے جس کی مدد سے وہ مادی دنیا سے اڑ کر روحانی عالم میں پہنچ سکے اور اس کا دماغ جسمانی خواہشات میں ہی الجھ کر رہ نہ جائے بلکہ اعلیٰ اخلاق کو حاصل کرے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان الصلوٰۃ .... (العنکبوت ع 5) یعنی نماز صرف عبودیت کا اقرار نہیں بلکہ قلب انسانی کو جلا دینے والی شئی ہے اور اس کی مدد سے انسان بدیوں اور بدکرداریوں سے بچتا ہے اور اس کا وجود بنی نوع انسان کے لئے مفید بنتا ہے اور وہ ملت وقوم کا ایک فائدہ بخش جزو ہوجاتا ہے۔ پس جو عمل کہ یہ خوبیاں رکھتا ہو مادی اشغال کی کثرت کے زمانہ میں اس کی ضرورت کم نہیں ہوتی بلکہ بہت بڑھ جاتی ہے اور حق تو یہ ہے کہ اس زمانہ میں بدامنی اور شورش اور نفسانفسی اور قوموں کی قوموں پر چڑھائی کا اصل سبب یہی ہے کہ لوگ سچی عبادت میں کوتاہی کرنے لگے ہیں ورنہ اگر صحیح عبادت کا طریق لوگوں میں رائج ہوتا تو اس دنیا کو پیدا کرنے والے مہربان آقا سے اتصال کی وجہ سے بغض اور نفرت کی جگہ محبت اور ایثار اور قربانی کا جذبہ پیدا ہوتا۔

(تفسیر کبیر جلد نمبر 1 صفحہ 120)

نماز کے پانچ اوقات مقرر کرنے میں یہ حکمت بھی ہے کہ

(i) سورج نکلنے کے بعد انسان دنیا کے کاروبار میں مصروف ہوجاتا ہے اور دوپہر کے وقت وہ کچھ ستانے اور کھانے پینے کی ضرورت محسوس کرتا ہے اس وقفہ میں یاد الٰہی کے لئے بھی تھوڑا سا وقت رکھ دیا تا کہ انسان کاروبار کی توفیق پر اپنے خدا کا شکر بجا لائے اور آئندہ کے لئے مزید برکات حاصل کرنے کی دعا کرسکے۔ یہ زوال کا وقت انسان کو اس طرف بھی توجہ دلاتا ہے کہ جس طرح سورج کی چمک میں فرق آنے لگا ہے اسی طرح انسان کی جوانی بھی زوال کی زد میں ہے اور اس کا قلب بھی غفلت کے زنگ سے اپنی آب کھوسکتا ہے۔ اس لئے انسان کو اس تغیر سے سبق سیکھنا چاہئے اور روشنی اور خوشحالی کے اس منبع کی طرف اسے توجہ کرنی چاہئے جس پر کبھی زوال نہیں آتا۔ تا کہ اس کی روح زوال کے اثرات سے محفوظ رہے اور اس کی جسمانی صحت بھی قائم رہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ ظہر کے وقت روحانی آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور صبح سے دوپہر تک کے اعمال اوپر کو اٹھائے جاتے ہیں۔ ایسے وقت میں نماز روحانی صعود کا موجب ہے اور اپنے لئے ایک اچھی شہادت مہیا کرتا ہے۔

(ii) عصر کے وقت کاروبار سمیٹنے کی فکر ہوتی ہے اس لئے مصروفیت اپنی انتہا پر ہوتی ہے۔ مختلف امور انسانی توجہ کو اپنی طرف کھینچتے ہیں۔ اس وقت میں نماز مقرر کرنے سے یہ ثابت کرنا ہے کہ جو خدا کا ہے وہ ایسی حالت میں بھی اپنے رب کو نہیں بھولتا اور سب باتوں سے اپنی توجہ ہٹا کر اسی کی طرف اپنی توجہ پھیر لیتا ہے اور مختلف روکوں کے باوجود اپنے خدا کے حضور جا حاضر ہوتا ہے۔ پھر یہ وقت تفریح اور کھیل کود کا ہے۔ اس وقت میں نماز کا حکم دے کر ادھر متوجہ کیا کہ انسان کو بے اعتدالی اور بے راہروی سے ہر حال میں بچنا چاہئے اور کھیل میں اپنے اصل فرائض سے غافل نہیں جانا چاہئے۔ نیز اس طرف بھی توجہ دلائی گئی ہے کہ آسمانی سورج کی طرح انسانی زندگی کا آفتاب بھی رفتہ رفتہ ڈھل رہا ہے اور غروب کے قریب پہنچنے والا ہے اس لئے اس فرصت کو غنیمت سمجھنا چاہئے اور اسے ضائع نہیں ہونے دینا چاہئے۔

(iii) مغرب کے وقت سورج ڈوب چکا ہوتا ہے تاریکی کے سائے بڑھنے لگتے ہیں خطرے کا وقت آپہنچتا ہے ظلمت کے بندے بدی کی تیاریوں میں لگ جاتے ہیں۔ ایسے وقت میں عبادت رکھ کر اس طرف توجہ دلائی کہ ان حالات میں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی پناہ گاہ نہیں اور تاریکی کی ظلمتوں سے نجات پانے کے لئے وہی ایک آفتاب عالمتاب ہے جس کی روشنی دائمی ہے۔

(iv) عشاء کی نماز کے ذریعہ سونے سے پہلے اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے اس کے فضلوں کا شکر بجا لانے مصیبتوں سے نجات پانے کے لئے دعا کرنے کا موقع بہم پہنچایا گیا ہے نیز یہ وقت فراغت کا ہے اس وقت طبیعت عیش و آرام اور کھیل تماشہ کی طرف راغب ہوتی ہے۔ اگر عبادت کا رجحان نہ ہو تو ان فضولیات اور برے مشاغل میں وقت صرف ہوگا اور ان میں انہماک کی وجہ سے وہ دیر سے سوئے گا اس طرح صبح دیر سے بیدار ہوگا۔ صبح کی نماز بھی وقت پر نہ پڑھ سکے گا اور دوسرے اہم کام بھی وقت پر شروع نہ کرسکے گا۔ علاوہ ازیں اس وقت میں نماز مقرر کرکے اس طرف بھی توجہ دلائی ہے کہ انسان سونے سے پہلے اپنا معاملہ صاف کرلے تا اگر سوئے ہوئے موت آجائے تو وہ محاسبہ اور حسرت کی آگ سے بچ جائے پھر انسان جن خیالات میں سوئے گا تو پاکیزہ خیالات اس کے دماغ میں سما جائیں گے اس طرح اس کی نیند بھی عبادت کا حصہ بن جائے گی۔

(v) فجر کی نماز کے لئے اٹھنا باعث برکت ہے کیونکہ یہ برکات الٰہی کے نزول کے وقت ہے ان برکات سے حصہ لینے کی تمنا سچے ایمان کا عین اقتضاء ہے۔ جس طرح سورج کی آمد آمد تاریک ماحول کو روشن کردیتی ہے اسی طرح صلوٰۃ اور دعا کی روشنی سے مایوسی کی تاریکیاں ختم ہوجاتی ہیں مسرتوں کی عطر بیز مہک چاروں طرف پھیل جاتی ہے۔ (فقہ احمدیہ صفحہ 42،43)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

پنجگانہ نمازیں کیا چیز ہیں وہ تمہارے مختلف حالات کے فوٹو ہیں۔ تمہاری زندگی کے لازم حال پانچ تغیر ہیں جو بلا کے وقت تم پر وارد ہوتے ہیں

اورتمہاری فطرت کے لئے ان کا وارد ہونا ضروری ہے۔

(1) پہلے جب کہ تم مطلع کئے جاتے ہو۔ کہ تم پر ایک بلا آنے والی ہے مثلاً جیسے تمہارے نام عدالت سے ایک وارنٹ جاری ہوا یہ پہلی حالت ہے جس نے تمہاری تسلی اور خوشحالی میں خلل ڈالا۔ سو یہ حالت زوال کے وقت سے مشابہ ہے کیونکہ اس سے تمہاری خوشحالی میں زوال آنا شروع ہوا۔ اس کے مقابل پر نماز ظہر متعین ہوئی جس کا وقت زوال آفتاب سے شروع ہوتا ہے۔

(2) دوسرا تغیر اس وقت تم پر آتا ہے جبکہ تم بلا کے محل سے بہت نزدیک کئے جاتے ہو۔ مثلاً جبکہ تم بذریعہ وارنٹ حاکم کے سامنے پیش ہوتے ہو۔ یہ وہ وقت ہے کہ جب تمہارا خوف سے خون خشک ہوجاتا ہے اور تسلی کا نور تم سے رخصت ہونے کو ہوتا ہے۔ سو یہ حالت تمہاری اس وقت سے مشابہ ہے جب کہ آفتاب سے نور کم ہوجاتا ہے اور نظر اس پر جم سکتی ہے اور صریح نظر آتا ہے کہ اب اس کا غروب نزدیک ہے۔ اس روحانی حالت کے مقابل پر نماز عصر مقرر ہوئی۔

(3) تیسرا تغیر تم پر اس وقت آتا ہے جو اس بلا سے رہائی پانے کی بکلی امید منقطع ہوجاتی ہے۔ مثلاً جیسے تمہارے نام فرد قرارداد جرم لکھی جاتی ہے اور مخالفانہ گواہ تمہاری ہلاکت کے لئے گزر جاتے ہیں۔ یہ وہ وقت ہے کہ تمہارے حواس خطا ہو جاتے ہیں اور تم اپنے تئیں ایک قیدی سمجھنے لگتے ہو۔ سو یہ حالت اس وقت سے مشابہ ہے جبکہ آفتاب غروب ہوجاتا ہے اور تمام امیدیں دن کی روشنی میں ختم ہوجاتی ہیں، اس روحانی حالت کے مقابل پر نماز مغرب مقرر ہے۔

(4) چوتھا تغیر اس وقت تم پر آتا ہے کہ جب بلا تم پر وارد ہو ہی جاتی ہے اور اس کی سخت تاریکی تم پر احاطہ کرلیتی ہے مثلاً جب کہ فرد قرارداد جرم اور شہادتوں کے بعد حکم سزا کا تم کو سنا دیا جاتا ہے اور قید کے لئے ایک پولیس مین کے حوالہ کئے جاتے ہو سو یہ حالت اس وقت سے مشابہ ہے جبکہ رات پڑ جاتی ہے اور ایک سخت اندھیرا پڑ جاتا ہے اس روحانی حالت کے مقابل پر نماز عشاء مقرر ہے۔

(5) پھر جبکہ تم ایک مدت تک اس مصیبت کی تاریکی میں بسر کرتے ہو تو پھر آخر خدا کا رحم تم پر جوش مارتا ہے اور تمہیں اس تاریکی سے نجات دیتا ہے مثلاً جیسے تاریکی کے بعد پھر آخر کار صبح نکلتی ہے اور پھر وہی روشنی دن کی اپنی چمک کے ساتھ ظاہر ہوجاتی ہے۔ سو اس روحانی حالت کے مقابل پر نماز فجر مقرر ہے اور خدا نے تمہارے فطرتی تغیرات میں پانچ حالتیں دیکھ کر پانچ نمازیں تمہارے لئے مقرر کیں۔ اس سے تم سمجھ سکتے ہو کہ یہ نمازیں خاص تمہارے نفس کے فائدہ کے لئے ہیں۔ پس اگر تم چاہتے ہو کہ ان بلاؤں سے بچے رہو تو تم پنجگانہ نمازوں کو ترک نہ کرو کہ وہ تمہاری اندرونی اور روحانی تغیرات کا ظل ہیں۔ نماز میں آنے والی بلاؤں کا علاج ہے۔ تم نہیں جانتے کہ نیا دن چڑھنے والا کس قسم کے قضاء وقدر تمہارے لئے لائے گا۔ پس قبل اس کے جو دن چڑھے تم اپنے مولیٰ کی جناب میں تضرع کرو کہ تمہارے لئے خیر وبرکت کا دن چڑھے۔

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد نمبر 19 صفحہ 69)

اسی طرح ایک اور جگہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ قرة عيني في الصلوٰة اور یہ بھی یاد رکھو کہ یہ جو پانچ وقت نماز کے لئے مقرر ہیں یہ کوئی تحکم اور جبر کے طور پر نہیں بلکہ اگر غور کرو تو یہ دراصل روحانی حالتوں کی ایک عکسی تصویر ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اقم الصلوٰة لدلوك الشمس .... (بنی اسرائیل: 79) یعنی قائم کرو نماز کو دلوك الشمس سے۔ اب دیکھو کہ اللہ تعالیٰ نے یہاں قیام صلوٰة کو دلوك الشمس سے لیا ہے۔ دلوک کے معنوں میں گو اختلاف ہے لیکن دوپہر کے ڈھلنے کے وقت کا نام دلوک ہے۔ اب دلوک سے لے کر پانچ نمازیں رکھ دیں۔ اس میں حکمت اور سر کیا ہے؟ قانون قدرت دکھاتا ہے کہ روحانی تذلل اور انکسار کے مراتب بھی دلوک سے ہی شروع ہوتے ہیں اور پانچ ہی حالتیں آتی ہیں۔ پس یہ طبعی نماز بھی اس وقت سے شروع ہوتی ہے جب حزن اور ہم وغم کے آثار شروع ہوتے ہیں۔ اس وقت جبکہ انسان پر کوئی آفت یا مصیبت آتی ہے تو کس قدر تذلل اور انکساری کرتا ہے۔ اب اس وقت اگر زلزلہ آوے تو تم سمجھ سکتے ہو کہ طبیعت میں کیسی رقت اور انکساری پیدا ہوجاتی ہے اسی طرح پر سوچو کہ اگر مثلاً کسی شخص پر نالش ہو تو سمن یا وارنٹ آنے پر اس کو معلوم ہوگا کہ فلاں دفعہ فوجداری یا دیوانی میں نالش ہوئی ہے۔ اب بعد مطالعہ وارنٹ اس کی حالت میں گویا نصف النہار کے بعد زوال شروع ہوا کیونکہ وارنٹ یا سمن تک تو اسے کچھ معلوم نہ تھا۔ اب خیال پیدا ہوا کہ خدا جانے ادھر وکیل ہو یا کیا ہو؟ اس قسم کے ترددات اور تفکرات سے جو زوال پیدا ہوتا ہے یہ وہی حالت دلوک ہے اور یہ پہلی حالت ہے جو نماز ظہر کے قائم مقام ہے اور اس کی عکسی حالت نماز ظہر ہے اب دوسری حالت اس پر وہ آتی ہے جبکہ وہ کمرہ عدالت میں کھڑا ہے۔ فریق مخالف اور عدالت کی طرف سے سوالات جرح ہو رہے ہیں اور وہ ایک عجیب حالت ہوتی ہے۔ یہ وہ حالت اور وقت ہے جو نماز عصر کا نمونہ ہے کیونکہ عصر گھوٹنے اور نچوڑنے کو کہتے ہیں جب حالت اور بھی نازک ہوجاتی ہے اور فرد قرارداد جرم لگ جاتی ہے تو یاس اور ناامیدی بڑھتی ہے کیونکہ اب خیال ہوتا ہے کہ سزا مل جاوے گی۔ یہ وہ وقت ہے جو مغرب کی نماز کا عکس ہے۔ پھر جب حکم سنایا گیا اور کنسٹیبل یا کورٹ انسپکٹر کے حوالہ کیا گیا تو وہ روحانی طور پر نماز عشاء کی عکسی تصویر ہے۔ یہاں تک کہ نماز کی صبح صادق ظاہر ہوئی اور ان مع العسر يسرا (الانشرح: 7) کی حالت کا وقت آگیا تو روحانی نماز فجر کا وقت آگیا اور فجر کی نماز اس کی عکسی تصویر ہے۔

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 95)

عرب کے لوگ پانچ وقت شراب پیا کرتے تھے بلکہ تہجد کے وقت بھی پیتے تھے تو دین نے ان اوقات میں نماز رکھ دی۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

عرب کے لوگ شراب کے اس قدر عادی تھے کہ اور وقتوں کے علاوہ تہجد کے وقت شراب پینا خاص طور پر فخر کا موجب خیال کیا کرتے تھے۔ (دین حق) نے اسی وجہ سے اس وقت مومنوں کے لئے تہجد کی نماز مقرر کردی۔ پھر رات کی شراب کے علاوہ ان کے امراء صبح سے سوتے وقت تک پانچ دفعہ شراب پیا کرتے تھے (دین حق) نے انہی اوقات کے مقابلہ میں مومنوں کے لئے پانچ نمازیں فرض کردیں ان نمازوں میں اور بھی کئی حکمتیں ہیں مگر ایک حکمت یہ بھی ہے کہ انہی اوقات میں عرب کے لوگ شراب پیا کرتے تھے۔

(تفسیر کبیر جلد 2 صفحہ 215)

نمازوں کو ان کے اوقات میں پڑھنے کا حکم ہے لیکن اگر کسی مجبوری کی وجہ سے مثلاً بارش ہو اور بار بار مسلمانوں کا جمع ہونا مشکل ہو یا کوئی ایسا اجتماعی کام ہو جسے درمیان میں چھوڑا نہ جاسکتا ہو یا سفر ہو تو جائز ہے کہ ظہر اور عصر کی نمازوں کو ملا کر پڑھ لیا جائے ...... مغرب اور عشاء کو ملا کر پڑھنا بھی انہی حالات میں اور اسی طرح جائز ہے جس طرح کہ ظہر اور عصر کا۔

(تفسیر کبیر جلد اول صفحہ 114)

پھر چند اوقات میں نماز پڑھنا ممنوع ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جب سورج سر پر ہو یا سورج چڑھ رہا ہو یا سورج ڈوب رہا ہو اس وقت نماز نہ پڑھو۔

(نسائی کتاب الصلوٰة ومسند احمد بن حنبل)

دن کے کچھ حصوں میں نماز پڑھنے سے منع کرنے میں یہ حکمت ہے کہ تا اس طرف توجہ ہو کہ اصل مقصد اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری ہے۔ خدا جب کہے نماز پڑھو نماز پڑھیں گے اور جب کہے نماز نہ پڑھو تو باوجود عمدہ حالات میسر آنے کے نماز پڑھنا کوئی نیکی نہ ہوگی کیونکہ نیکی اور عبادت وہی ہے جسے اللہ تعالیٰ پسند کرے۔

ان اوقات میں ممانعت نماز کی ایک اور حکمت یہ ہے کہ ان میں سے بعض اوقات میں خصوصاً طلوع اور غروب آفتاب کے وقت مشرک اور بت پرست اپنے معبودان باطلہ کی پرستش کرتے تھے۔ گویا یہ اوقات فروغ شرک اور کفر کا نشان بن گئے تھے اس لئے توحید کے پرستاروں کو کفر اور شرک کے اس شعار سے دور رہنے کی ہدایت کی گئی اور دین حق کی مخصوص عبادت کے صحیح صحیح اوقات جو اپنے اندر روحانی فوائد رکھتے تھے مقرر کئے گئے۔ اس ممانعت سے اس حکمت کی طرف بھی توجہ دلائی گئی کہ کوئی وقت ایسا بھی ہونا چاہئے جس میں انسان کا دماغ فارغ ہو ورنہ مسلسل مصروفیت سے وہ بے کار ہوجائے گا۔ آنحضرت ﷺ نے ایک بار فرمایا۔ جب انسان نماز پڑھتے پڑھتے تھک جائے تو اسے چاہئے کہ آرام کرے گویا اس مقصد کے پیش نظر بطور علامت یہ اوقات جبری فراغت کے رکھے گئے تا کہ کوئی وہمی چوبیس گھنٹے ہی نماز پڑھنے میں نہ لگا رہے اور اس کے لئے کچھ وقت ایسے بھی آجائیں جن میں فارغ ہونے اور نماز چھوڑنے پر مجبور ہو۔

(فقہ احمدیہ صفحہ 46)

اللہ تعالیٰ ہمیں وقت پر ایسی نمازیں پڑھنے کی توفیق دے جو خدا کے ہاں مقبول بھی ٹھہریں۔

بقیہ صفحہ 6 شہر ارض روم

روسی اور عثمانی افواج کے درمیان اہم مقابلوں کا مرکز رہا۔ آخر کار روسی افواج نے 16 فروری 1916ء کو اس شہر پر قبضہ کرلیا۔

مارچ 1918ء میں ارض روم کو ایک معاہدے کے تحت عثمانی کنٹرول میں دے دیا گیا۔ 1919ء میں جدید ترک جمہوریہ کے بانی مصطفیٰ کمال اتاترک نے ارض روم میں عثمانی فوج کی ملازمت سے استعفیٰ دے دیا اور انہیں شہر کا آزاد اور اعزازی شہری قرار دیا گیا۔ 1919ء کی ارض روم کانفرنس ترکی کی آزادی کی جنگ کا نقطہ آغاز تھی۔ ارض روم کی آب وہوا مرطوب ہے۔ گرمی میں موسم بہت گرم ہوتا ہے البتہ راتیں کسی حد تک خوشگوار ہوتی ہیں۔ سردی میں موسم بہت سرد ہوتا ہے۔ اتاترک یونیورسٹی شہر کی اہم درسگاہ ہے، جو 1950ء میں قائم ہوئی تھی۔ یہ ترکی کی سب سے بڑی یونیورسٹیوں میں شامل ہے، جس میں چالیس ہزار سے زیادہ طلبہ وطالبات پڑھتے ہیں۔

میرے والد محترم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب

م۔ جاوید

میرے شفیق والد مکرم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب کی وفات 13 جنوری 1997ء کو رمضان شریف کے بابرکت مہینہ میں ربوہ میں ہوئی۔

میرے ابو برصغیر کے معروف خاندان سے تعلق رکھنے والے بزرگ حضرت مولانا ذوالفقار علی خان گوہؔر کے صاحبزادے تھے اور ان خوش نصیبوں میں سے تھے جن کا نام سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود نے عطا فرمایا تھا۔آپ کے والد صاحب نے دس برس کی عمر میں آپ کو قادیان بھجوادیا تھا۔آپ نے میٹرک کا امتحان قادیان سے دیا پھر F.Sc اور B.Sc اسلامیہ کالج لاہور سے کی۔M.Sc کی ڈگری آپ نے علی گڑھ سے 1931ء میں حاصل کی اور ملازمت کے لئے حیدرآباد دکن چلے گئے۔وہاں پھر مدرسہ عالیہ میں سائنس ٹیچر مقرر ہوئے جو ایچی سن کالج کی طرز کا ادارہ تھا جہاں افسران، جاگیرداروں کے بچے پڑھتے تھے، وہاں سولہ سال رہے۔ابا جان بتاتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حیدرآباد سے مجلس مشاورت پر بطور نمائندہ قادیان گیا تو حضرت مصلح موعود نے دوران کلام فرمایا ''پروفیسر حبیب اللہ آئے ہوئے ہیں''۔پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی جانب سے ایک کارڈ پہنچا کہ تعلیم الاسلام کالج لاہور میں B.Sc کی کلاسز شروع ہوگئی ہیں سٹاف کی ضرورت ہے آپ قادیان پہنچ کر رپورٹ کریں۔ اس دوران ملک تقسیم ہوچکا تھا اور حیدرآباد سے آنا مشکل تھا لیکن خدا نے جو ہر مشکل میں بندوں کے کام آنے والا ہے اس کا انتظام بھی کردیا۔ حیدرآباد میں ہی سیٹھ محمد اعظم صاحب کے مکان پر ایک کیپٹن سے ملاقات ہوئی اور لاہور جانے کے بارہ میں ذکر ہوا، اس نے کہا آپ بطور بیرہ کے فوج کے ساتھ آرمی شپ میں جاسکتے ہیں۔آپ نے فوراً اس بات کی حامی بھرلی۔اس طرح بمبئی اور پھر کراچی سے سانگلہ ہل تک ان کے ساتھ رہے۔آخرکار لاہور پہنچ گئے۔ٹی آئی کالج اس وقت لاہور میں تھا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الثالث) کالج کے پرنسپل تھے لہٰذا سٹاف میں شامل کرلیا گیا۔

آپ اڑھائی تین میل روزانہ سائیکل پر کالج جاتے، وقت کی پابندی کو ضروری سمجھتے۔نیز طلباء کی تعلیمی سرگرمی پر ہمیشہ نظر رہی۔اکثر طالب علم کو کالج ٹائم کے بعد بھی وقت دیتے۔آپ کی تنخواہ معمولی تھی اور نو (9) بچوں کے ساتھ گزر بسر بڑی مشکل تھی۔گھر کیا تھا ایک کمرہ کچن اور مختصر سا صحن وہ بھی اوپری منزل پر، برسات میں پانی سیدھا کمرہ میں آجاتا اگر رات ہوتی تو اور بھی دقت پیش آتی کیونکہ گھر میں واحد چارپائی اور تین صندوق۔رات اس پر بیٹھ کر گزارنی پڑتی۔ہم بہت چھوٹے تھے لیکن ذہن میں وہ نقشہ ابھی تک یاد ہے، ابو امی صبح صبح اٹھتے نماز قرآن سے فارغ ہونے کے بعد ناشتہ کی تیاری کرتے اس زمانہ میں لکڑیوں سے چولہا جلا کرتا تھا۔باری باری سب بچوں کو اٹھاتے نماز پڑھنے کا کہتے اور سکول کی تیاری میں ابا جان ہماری مدد کرتے ناشتہ سے فارغ ہونے پر زینے سے نیچے تک چھوڑنے آتے، یہ سب کام جلدی جلدی کرتے کیوں کہ انہوں نے بھی وقت پر کالج پہنچنا ہوتا تھا۔ایک لالٹین کے گرد سب بچوں کو پڑھاتے، چھٹی کے روز لارنس گارڈن کی سیر پر بھی لے جاتے، راستہ بھر چھوٹے چھوٹے واقعات سچائی اور بہادری سے متعلق بتاتے۔

ایک مرتبہ ہمارے سکول کی دوست جو غیراز جماعت تھی اس نے ہمارے گھر آنے کی خواہش ظاہر کی اور سکول کے بعد پروگرام بنالیا۔ جب کھیتوں کے بیچ سے گزر کر گھر جارہے تھے تو کہنے لگی سنو یہاں درختوں پر چڑیلیں تمہارا نام لے کر پکار رہی ہیں جب ہم نے غور کیا تو ہمیں بھی کچھ سنائی دینے لگا۔وہ تو آدھے راستے سے واپس چلی گئی اور ہم بھی ایک لمبا راستہ کاٹ کر گھر پہنچے۔اگلے روز ہم نے سکول جانے سے انکار کردیا جب ابا جان نے وجہ پوچھی تو سب بات کہہ ڈالی۔ ابا جان کہنے لگے چلو میرے ساتھ! اور راستے میں کہنے لگے کہ کیا اب تمہیں وہ آوازیں آرہی ہیں؟ تو ہم نے انکار میں سر ہلایا۔کہنے لگے تمہاری دوست کا صرف وہم تھا اس کے گھر میں ایسی باتوں کا ذکر ہوتا ہوگا جو اس کے ذہن میں یہ بات بیٹھ گئی ورنہ کوئی چڑیلیں وغیرہ نہیں ہوتیں اور جب گھر سے نکلا کرو تو دعا ضرور پڑھا کرو سورتیں دہراتی رہا کرو۔یوں ہماری تربیت کا ہمیشہ خیال رکھا۔

میرے ابو بڑے صابر بڑے ہمت والے انسان تھے، تنگی وخوشحالی، غمی وخوشی ہر دور سے گزرے اور اس کو معمول کا حصہ سمجھا۔مجھے یاد ہے ایک دن ہمیں گندم ابال کر کھانی پڑی۔ہم نے کہا! یہ کیا ہے؟ کہنے لگے یہ بھی کھانے کی چیز ہے۔اگلے روز امی جان کے کہنے پر کہ سنو جی! آج تو کھانے کو کچھ بھی نہیں کہنے لگے جانتا ہوں لیکن کیا کروں دست سوال کرنا طبیعت پر بار معلوم دیتا ہے۔پھر کچھ توقف کے بعد سائیکل پکڑی اور باہر نکل گئے جاتے ہوئے ممی جان سے کہا تم بھی دعا کرو اللہ بہتر بندوبست کرے گا۔

ابو بتاتے ہیں کہ ابھی میں بازار سے گزر رہا تھا کہ کسی نے پیچھے سے آواز دی خان صاحب رکئے۔آپ سائیکل سے اترے اور وجہ دریافت کرنے پر کسی نوجوان لڑکے نے کہا خان صاحب میں نے آپ سے ٹیوشن پڑھنی ہے امتحان قریب ہیں۔آپ نے کہا ٹھیک ہے کالج کے بعد میرے پاس آجانا۔اس نے جیب سے پیسے نکالے اور دینے لگا۔ابا جان نے کہا کہ ابھی تو پڑھانا شروع نہیں کیا جب پڑھاؤں گا تب ہی لوں گا۔لیکن وہ بصد اصرار رقم آپ کے ہاتھ میں تھما گیا۔ابا جان نے انہی پیسوں سے گھر کا سودا وغیرہ خریدا، یوں خدائے مہربان نے غیب سے سامان پیدا کردیا۔

جب کالج ربوہ شفٹ ہوگیا تو آپ بھی ربوہ چلے آئے۔یہاں پر خدا نے اپنا چھوٹا سا گھر بنانے کی توفیق دی۔آپ تعلیم الاسلام کالج کے شعبہ کیمسٹری کے پروفیسر تھے۔نصرت گرلز کالج میں جب سائنس کا شعبہ قائم ہوا تو وہاں پر بھی خدمات انجام دیں۔آپ ناظم امتحانات بھی رہے ہیں اور بڑی دیانتداری سے پرچے چیک کرتے بلکہ اکثر اوقات ہمیں کہتے کہ ذرا تم بھی دوبارہ سے چیک کرو کہیں غلطی تو نہیں رہ گئی خوب تسلی کرلیتے، مبادا کسی سٹوڈنٹ کی سال بھر کی محنت رائیگاں نہ جائے۔جن دنوں پرچے آتے تو اکثر سٹوڈنٹ دوسرے شہروں سے اپنے والدین کے ساتھ یا پھر اکیلے ہی آتے کہ اگر نمبر میں کمی ہو تو پوری کروالیں مگر میرے ابو اس معاملے میں اصول کے بہت پابند تھے۔انہوں نے کبھی ایسا نہ کیا وہ کہتے تھے جتنی محنت وہ اس بات کے معلوم کروانے میں کہ فلاں پرچہ کس کے ہاتھ گیا ہے اگر پڑھائی میں ذرا سی محنت کرتے تو یوں خواری نہ اٹھانی پڑتی۔ہمیں بھی دل لگا کر پڑھنے کی تلقین کی۔

پیارے ابو جان کو باغبانی کا بہت شوق تھا اور ایک حصہ پلاٹ میں خوب سبزیاں پھل اور سفیدے کے درخت لگائے ہوئے تھے۔ایک مرتبہ پرنسپل صاحب حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کو چند اساتذہ کے ساتھ گھر پر مدعو بھی کیا اور اپنا باغیچہ دکھایا۔حضرت صاحب دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور ساتھ ہی فرمایا! خان صاحب آپ کے باغیچہ میں ٹماٹر تو بہت بہار دکھا رہے ہیں۔آپ جلسہ سالانہ پر ناظم مکانات بھی رہے۔جلسہ شروع ہونے سے بہت پہلے ہی لوگوں کے خطوط آنے شروع ہوجاتے آپ ہر کام نہایت جانفشانی سے سرانجام دیتے۔آپ کا اپنا گھر بھی جلسے کے ایام میں مسیح کے مہمانوں سے بھرا ہوتا۔رشتے داروں کی اولین خواہش ہوتی کہ آپ کے گھر رہا جائے آپ اس میں بڑی راحت محسوس کرتے۔مجھے یاد ہے کہ ایک مرتبہ تو پچاس کے قریب لوگ تھے لہٰذا گھر میں ہی چھولداری لگوانی پڑی۔ابا جان کا بستر ان دنوں میں کچن میں لگا کرتا تھا۔آپ صبح صبح مہمانوں کے لئے گرم پانی کا بندوبست کرتے تاکہ مہمانوں کو ٹھنڈے پانی سے منہ دھونا پڑے۔ برابر کے چولہے پر چائے بناتے۔ رات کی بچی لنگر کی روٹیاں سالن گرم کرکر دیتے رہتے۔کہتے تھے کہ مسیح کے مہمانوں کا خیال رکھنا ہم پر فرض ہے۔جلسہ کے ایام میں کیا خوب گہما گہمی رہتی۔ دن کو جلسہ کی کارروائی سنی جاتی تو رات کو دن بھر کی کارروائی پر تبادلہ خیال ہوتا۔ایک دو مرتبہ تو رات کو گھر پر شاعری سن کر بھی لطف اٹھایا گیا وہ اس طرح کہ ہمارے پھوپھا جان حکیم خلیل احمد مونگھیری صاحب نے اپنے اشعار سنائے اور خوب داد موصول کی خالصتاً روحانی ماحول ہوتا اب تو وہ زمانہ خواب معلوم دیتا ہے۔

ہمارے گھر جب کبھی شادی کی تقریب منعقد ہوتی تو ابا جان خاندان مسیح موعود کے افراد کو ضرور دعوت نامہ بھجواتے اور ان کی محبت وخلوص دیکھئے کہ کچھ تو آکر رونق بخشتے اور جو نہیں آسکتے بوجہ مجبوری جوابی لفافہ ضرور ارسال کرتے۔میرے بھائی جان کلیم اللہ خان کی شادی کی تقریب پر تو حضرت مسیح موعود کی دختر حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ تشریف لائیں، میری بھابی نصیرہ خاں صاحبہ تو لفافہ ہاتھ میں تھماتے ہوئے کہنے لگی تمہیں معلوم ہے کہ کس خاندان میں بیاہ کر آئی ہو۔یہاں تو اردو بولی جاتی ہے لہٰذا اب اسی زبان کو رواج دینا۔اس طرح حضرت چھوٹی آپا، حضرت مہر آپا اور کئی افراد خاندان مسیح موعود نے اس چھوٹے سے گھر کو زینت بخشی۔ابا جان کے پاس بھی اکثر ہی خاندان مسیح موعود کے احباب ملاقات کے لئے آتے اور دعا کی درخواست کرتے۔آپ کو ان سب سے مل کر بہت خوشی ہوتی۔یہ سب تعلق خلوص و پیار کا جماعت کی برکات کے طفیل ہی سے ہے۔

جن دنوں ابا جان ہوسٹل کے وارڈن تھے اور کالج میں ہی قیام تھا بتایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے بڑی بھاری ذمہ داری سونپی ہے دعا کرو میں اس پر پورا اتر سکوں۔ ہم نے دیکھا ابا جان رات کا اکثر حصہ نماز پڑھتے دعاؤں میں گزارتے۔ ایک مرتبہ ہمیں خط دیا کہ حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کو دے آؤ۔ جب ہم گئے تو انہوں نے اسی وقت کھول کر پڑھا اور کہنے لگیں خان صاحب سے کہنا اب ان کا بیٹا جہاں جاب کے لئے جا رہا ہے وہاں سے ریٹائر ہو کر ہی نکلے گا۔ وہ بات جو آپ کی زبان مبارک سے نکلی ویسے ہی پوری ہوئی۔ دراصل میرے بھائی کسی جگہ بھی جم کر کام کرنے کے عادی نہ تھے۔

پیارے ابا جان کو کئی مرتبہ اعتکاف بیٹھنے کا موقع ملا۔ کبھی بیت مبارک تو کبھی محلے کی بیت میں۔ رمضان شریف کے روزے بڑی باقاعدگی سے رکھتے رہے بلکہ شوال کے روزے بھی رکھتے تھے۔ یہ سلسلہ ان کی وفات سے دو تین سال پہلے تک چلا۔ جمعہ کی نماز میں بھی باقاعدگی تھی لیکن جب صحت خراب رہنے لگی تو جانا چھوڑ دیا۔ ہمیں کہتے دیکھو آپ لوگ جمعہ پر جا رہے ہو غور سے خطبہ سننا پھر آ کر مجھے بتانا کہ کس بارہ میں خطبہ دیا گیا۔ لہٰذا ہم بھی بڑی توجہ سے سنتے اور یوں ہماری بھی جمعہ کی نماز میں باقاعدگی ہونے لگی۔ ابا جان کو محلے داری کا ہمیشہ ہی خیال رہا جہاں دیکھتے کوئی مستحق ہے تو اس کی یوں امداد کرتے کہ دوسرے کو خبر بھی نہ ہوتی۔ ہماری دوست کبھی ہماری غیر موجودگی میں ملنے چلی آتی تو خود اپنے ہاتھوں سے چائے بنا کر دیتے۔ بعد میں وہ ہمیں بتاتیں کہ تمہارے ابا نے ہمارا اتنا خیال رکھا۔ پیارے ابا جان کو اپنے کئی پیاروں کے جدائی کے صدمات بھی سہنے پڑے لیکن صبر و تحمل سے برداشت کرتے رہے۔ ابا جان کی وفات بھی کچھ اس رنگ میں ہوئی کہ ہم سب کو ہی حیران کر گئی۔ دراصل بیمار تو میری والدہ صاحبہ اور ہسپتال میں داخل تھیں ایک دن ڈاکٹروں نے کہا کہ اب ان کا زندہ رہنا مشکل ہے ان کے جو بچے باہر ہیں اطلاع کر دو۔ ہم نے یہ بات سنی تو دل پریشان ہو گیا۔ ابا جان کو بتایا تو انہوں نے ہمیں اپنے پاس بٹھایا تسلی دی اور ساتھ ہی کہا کہ باہر بچوں کو اطلاع ضرور بجھوا دو جس نے آنا ہے آ جائے۔ کہنے لگے دیکھو میں ابھی انہیں ہی کو خط لکھ رہا تھا ابھی تھوڑا ہی لکھا کہ آگے قلم ہی نہیں بڑھ رہا تھا لہٰذا چھوڑ دیا۔ میری بڑی بہن کو کہا کہ بینک سے کچھ رقم بھی نکلوا لو شائد ضرورت پیش آ جائے۔ خدا کا کرنا دیکھئے ممی جان کو جب فضل عمر ہسپتال دیکھنے گئے تو وہ اپنے بستر پر ہی ٹھیک ٹھاک بیٹھی ہیں اور ڈاکٹر سے گھر جانے کی اجازت مانگ رہی تھیں۔ ڈاکٹروں نے بھی کہا آپ انہیں گھر لے جا سکتے ہیں۔ ان کا اس طرح ٹھیک ہو جانا کسی معجزے سے کم نہیں۔ یوں میری والدہ گھر آ گئیں۔ میرے بھائی کلیم اللہ خان صاحب نے اطلاع دی تھی کہ وہ دو دن میں پہنچ رہے ہیں۔ ہم نے محسوس کیا کہ ابا جان ان کی آمد کا شدت سے انتظار کر رہے ہیں اور بار بار ان کے بارہ میں پوچھا بھی۔ بہرحال جب میرے بھائی جان آئے تو پہلے سیدھا ممی جان کا حال احوال پوچھا اور فوراً ہی ابا جان کے کمرہ میں چلے آئے۔ تقریباً آدھ پون گھنٹہ ان سے باتیں کیں سب کا حال دریافت کیا پھر ہم سے کہنے لگے اس کے کھانے کا انتظام کروا تنی دیر میں میں بھی عشاء کی نماز سے فارغ ہو جاتا ہوں۔ ابھی کچھ ہی وقت گزرا کہ میری بہن بشریٰ گوہر جو اچانک ابا جان کے پاس گئیں تو انہوں نے ان کا ہاتھ پکڑ کر ماتھے پر رکھا اور ان کے ہاتھ کو چوما اور بس آنکھیں بند ہوتی چلی گئیں وہ گھبرا کر آئیں، سب ہی دوڑے چلے آئے۔ ڈاکٹر لطیف احمد قریشی صاحب کو بلایا گیا لیکن انہوں نے کہا کہ افسوس اب یہ اس دنیا میں نہیں رہے۔ یوں اتنے آرام سے اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ باہر مقیم بھائیوں کو جب اطلاع دی گئی وہ سب دم بخود رہ گئے اور سوچنے لگے کہیں ہمیں سننے میں تو غلطی نہیں لگی کیونکہ بیمار تو والدہ صاحبہ تھیں۔ لیکن خدائی تقدیر میں جو تھا سو پورا ہوا۔

ابا جان نے تقریباً نوے سال عمر پائی۔ آپ موصی تھے آپ کا وصیت نمبر 4336 ہے۔ اگلے روز بہشتی مقبرے میں تدفین ہوئی۔ آپ دنیاوی علوم کے علاوہ دینی خدمات بھی بجالاتے رہے آپ مختلف عہدوں پر فائز رہے۔ سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ نائب ناظر مال۔ قائد تعلیم انصار اللہ۔ قائد وقف جدید و ناظم مکانات جلسہ سالانہ اس کے علاوہ ایک عظیم الشان سعادت بھی ملی کہ حضرت مصلح موعود نے میسور میں ہونے والے ایک مباہلہ میں آپ کو نمائندہ مقرر فرمایا! آپ کی تصانیف میں۔ ''تاریخ انصار اللہ'' ''انصار اللہ کا بنیادی نصاب'' اور کلام گوہر شامل ہیں۔ اس کے علاوہ آپ کے سائنسی مضامین میں ''سمندر کے عجائبات'' ''خلاء کی تسخیر'' شامل ہیں۔ آپ صاف گو، نہایت سادہ مزاج مخلص فدائی احمدی تھے۔ ہمیشہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والے تھے خدا سے دعا ہے کہ مولا کریم میرے پیارے والد کے درجات کو بلند تر کرتا چلا جائے اور ان کی اولاد کو بھی ان جیسی خوبیاں اپنانے کی توفیق دے۔ آمین

....

ماخوذ

شہر ارض روم

قدیم و جدید تہذیب کا امتزاج

''ارض روم'' Erzurum ترکی کے جزیرہ نما مشرقی اناطولیہ کا ایک شہر ہے۔ چونکہ عربی میں اسے رومیوں کی سرزمین بھی کہا جاتا ہے، اس لئے اسے ارض روم کہہ کر پکارا جانے لگا۔

یہ شہر رومی عہد اور اس کے بعد بازنطینی عہد میں بھی عالمی سطح پر بہت مشہور تھا۔ اس شہر کا موجودہ نام سلجوقی ترکوں نے دیا، جنہوں نے اس شہر کو فتح کیا تھا۔ اس فتح کے حصول کیلئے 1071ء میں Manzikert کی جنگ لڑی گئی تھی۔ 2000ء کئی مردم شماری کے مطابق ارض روم کی آبادی 235,361 افراد پر مشتمل تھی، جو 2010ء میں بڑھ کر 250,367 ہوگئی۔ یہ شہر صوبہ ارس روم کا دارالحکومت بھی ہے۔ واضح رہے کہ ترکی کے مشرقی اناطولیہ والے خطے میں یہ سب سے بڑا صوبہ ہے۔ شہر ارض روم سطح سمندر سے 1757 میٹر (5766 فٹ) کی بلندی پر واقع ہے۔ نیٹو افواج کے کوڈ میں ارض روم کو ''دی راک'' کہا جاتا ہے۔ سرد جنگ کے زمانے میں اس شہر نے نیٹو کے لئے انتہائی جنوب مشرقی ائر فورس پوسٹ کی خدمات انجام دی تھیں۔

ابتدائی تاریخ

زمانہ قدیم میں ارض روم کا نام Karin تھا جو آرمینیا کے Artaxiad اور Arsacid بادشاہوں کے عہد میں پورے خطے کا دارالحکومت بن گیا۔ 387 میں یہ شہر رومیوں کے ہاتھوں میں چلا گیا۔ انہوں نے اس شہر کی از سر نو تعمیر کی، اسے مستحکم کیا اور اس کا نام بدل کر شہنشاہ Theodosius کے نام پر Theodosiopolis رکھ لیا۔ اپنے اہم فوجی محل وقوع کی وجہ سے یہ شہر بازنطینیوں اور فارسیوں کے درمیان وجہ تنازعہ بنا رہا۔ شہنشاہ Anastasius اول اور Justinian اول دونوں نے اس شہر کو ایک بار پھر مستحکم بنیادوں پر تعمیر کرایا اور اپنے عہد میں دو نئے دفاعی قلعے تعمیر کرائے۔

عہد وسطیٰ

اس شہر کو 700/701 میں بنو امیہ کے جنرل عبداللہ ابن عبدالملک نے فتح کر لیا، جس کے بعد یہ شہر emirate of Qaliqala کا دارالحکومت بن گیا اور اسے بازنطینی علاقوں میں حملوں کے لئے بیس کے طور پر استعمال کیا جانے لگا۔ جب بنو امیہ کی سلطنت کا زوال ہوا اور بازنطینیوں نے دوبارہ متحرک ہونا شروع کیا تو مقامی آرمینیائی لیڈروں نے طاقتور بازنطینی بادشاہوں کی سرپرستی میں جانے کے بجائے اختیارات سے محروم اور کمزور مسلم امیروں کی سرپرستی میں جانا پسند کیا۔

پہلے 931 اور دوبارہ 949 میں بازنطینی افواج نے Theodosiopolis پر قبضہ کر لیا۔ اس موقع پر شہر کی عرب آبادی کو شہر سے بے دخل کر دیا گیا اور یونانیوں اور آرمینیائیوں نے شہر کو از سر نو مستحکم کیا۔ 1071 میں Manzikert کے مقام پر ایک فیصلہ کن جنگ کے بعد سلجوقی ترکوں نے Theodosiopolis پر قبضہ کر لیا، جنہوں نے 1071 سے 1202 تک یہاں حکومت کی۔ نصیر الدین محمد کی بہن ملکہ ماما خاتون 1191 اور 1200 کے درمیان یہاں کی حاکم تھی۔

سلجوقیوں اور جارجیا کے باشندوں نے Theodosiopolis پر متعدد حملے کیے مگر اس شہر کے باسیوں نے ان کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ پھر سلجوقی سلطان سلیمان شاہ دوم نے 1201 میں اس شہر پر قبضہ کر لیا۔ 1242 میں منگولوں نے ارض روم پر دھاوا بول دیا۔ اس نے شہر کو خوب لوٹا اور تباہ و برباد کیا گیا۔ چودھویں صدی کے اوائل میں اناطولیہ (روم) کی سلجوق سلطنت کے خاتمے کے بعد، یہ خطہ Ilkhanate کے صوبے کے زیر انتظام آ گیا اور ان کے بھی خاتمے کے بعد یہ عثمانی ترکوں، فارسیوں اور آزربائیجان کے افراد پر مشتمل ایک قبیلے آق قویونلو کا حصہ بن گیا، جو امیر تیمور کا وفادار تھا۔ آخر کار 1514 میں اس علاقے کو عثمانی سلطان سلیم اول نے فتح کر لیا۔ عثمانی دور میں یہ شہر خطے میں عثمانی عسکری طاقت کا بنیادی مرکز تھا۔

جدید تاریخ

اس شہر پر روسیوں نے 1829ء میں قبضہ کیا، لیکن اسی سال ایک معاہدے کے تحت اسے عثمانی سلطنت کو واپس کر دیا۔ فروری 1878ء میں روسیوں نے بغیر کسی مزاحمت کے ارض روم پر قبضہ کر لیا۔ لیکن ایک معاہدے کے تحت سلطنت عثمانیہ کو واپس کر دیا۔ پہلی عالمی جنگ کے دوران یہ شہر

باقی صفحہ 4 پر

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تکمیل ناظرہ قرآن

مکرم زکریا ورک صاحب کینیڈا تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے دو پوتوں عزیزم یوسف روشان ابن مکرم عدنان ورک صاحب ہارٹ فورڈ امریکہ نے بعمر پانچ سال رمضان المبارک کے مہینہ میں قرآن پاک ناظرہ ختم کیا۔ عزیزم فیضان اشاز ابن مکرم ذیشان ورک صاحب ملواکی امریکہ نے بعمر ساڑھے چھ سال 28/اگست 2013ء کو قرآن پاک ناظرہ ختم کیا ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ دونوں بچوں کو ہمیشہ احمدیت سے وابستہ رکھے اور نیک نام ہوں۔

سانحہ ارتحال

مکرم حافظ مبارک احمد صاحب (ر) معلم نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بڑے بھائی مکرم چوہدری فضل احمد صاحب ولد مکرم اللہ دتہ صاحب چک نمبر 116 جنوبی ضلع سرگودھا مورخہ 25/اگست 2013ء کو ڈیڑھ بجے دن مختصر علالت کے بعد وفات پا گئے۔ ان کی عمر 72 سال تھی۔ اسی روز خاکسار نے نماز جنازہ ربوہ میں پڑھائی۔ عام قبرستان میں تدفین ہوئی پسماندگان میں بیوہ، 5 بیٹے اور 6 بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ مرحوم مخلص، فدائی اور مہمان نواز تھے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

اسی طرح خاکسار کے بھانجے مکرم افغان محمود صاحب ابن مکرم بشیر احمد صاحب ساکن گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ 19/اگست 2013ء کو بوجہ ہارٹ اٹیک وفات پا گئے۔ ان کی عمر 40 سال تھی۔ مرحوم چک نمبر 116 جنوبی ضلع سرگودھا میں فوت ہوئے۔ ان کا جنازہ گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ لے جایا گیا۔ جہاں پر ان کی نماز جنازہ مربی سلسلہ گھٹیالیاں نے پڑھائی۔ اور مقامی احمدیہ قبرستان میں تدفین ہوئی۔ پسماندگان میں 4 بیٹے اور بیوہ چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

جلسہ سیرت النبیؐ

مکرم محمد ذکی خان صاحب مربی سلسلہ نصرت آباد ضلع میر پور خاص سندھ تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 27/اگست 2013ء کو بیت عبداللہ نصرت آباد میں جلسہ سیرت النبیﷺ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ جلسہ کی صدارت مکرم تنویر احمد صاحب صدر جماعت و امیر حلقہ نصرت آباد نے کی۔ تلاوت و نظم کے بعد آنحضرتﷺ کی طہارت و پاکیزگی کے عنوان پر خاکسار نے تقریر کی۔ جلسہ کے آخر میں اجتماعی دعا کروائی گئی۔ اس جلسہ میں انصار، خدام اور اطفال کی حاضری 66 تھی جن میں 4 مہمان دوست بھی تھے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں آنحضورﷺ کی سیرت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

B.Sc/B.A کا شاندار رزلٹ

(گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ)

امسال محض خدا تعالیٰ کے فضل سے گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ کا B.Sc اور B.A کا رزلٹ شاندار رہا۔ B.Sc رزلٹ 100% رہا۔ B.A کا رزلٹ 62% رہا۔ جبکہ یونیورسٹی کی B.A کے امتحان میں شرح کامیابی 37% ہے۔ انگلش لٹریچر، فارسی، عربی، جغرافیہ، سوشل ورک، فزکس، ریاضی اور اکنامکس کا رزلٹ 100% رہا۔ دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ ادارہ کو مزید کامیابیاں عطا کرے۔ آمین

(پرنسپل گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ)

طالبہ کا اعزاز

(گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ)

گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ کی طالبہ ماریہ عفت بنت نصیر احمد صاحب نے ڈائریکٹوریٹ آف ایجوکیشن فیصل آباد کے زیر اہتمام مقابلہ جات میں شرکت کی اور جشن آزادی کے سلسلہ میں 14/اگست 2013ء کو پورے فیصل آباد ڈویژن میں مقابلہ اردو تقریر میں اول پوزیشن حاصل کی۔ دعا کی درخواست ہے کہ یہ اعزاز ادارہ کے لئے بابرکت ہو اور آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنے۔

(پرنسپل گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ)

محترمہ مفلحہ سلیم احمد صاحبہ یوکے

سیرالیون میں وقف عارضی کے مزے

ہم نے اپنی شادی کے ابتدائی ایام وقف عارضی میں گزارے

1970ء میں حضرت مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث نے سیرالیون کا دورہ فرمایا۔ اس دورے کے دوران حضور نے ایک احمدیہ سیکنڈری سکول کی سائنس لیب (Science Lab) کی الماریوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا "سیرالیون کا مستقبل ان الماریوں سے جڑا ہوا ہے"۔ اس وقت سیرالیون کی جماعت نے احمدیہ سیکنڈری سکولوں کی سائنس لیب (Science Lab) کو جدید آلات سے پُر کر دیا اور اس وقت احمدیہ سکولوں کی لیب (Lab) سیرالیون کی سب سے بہترین لیب (Lab) مانی جاتی تھیں۔ لیکن سیرالیون کی گیارہ سالہ خانہ جنگی (1991ء-2002ء) میں سکولوں اور سائنسی آلات کو تباہ و برباد کر دیا گیا۔

ہماری شادی فروری 2013ء میں قرار پائی اور ہم اپنی شادی کا آغاز وقف عارضی سے کرنا چاہتے تھے۔ ہم نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کو وقف عارضی کی درخواست پیش کی کہ ہم اپنے اخراجات پر دنیا میں کہیں بھی جانے کے لئے تیار ہیں۔ حضور نے ہماری درخواست امیر صاحب سیرالیون کو بھیجی جنہوں نے فوراً یہ موقع حاصل ہوتے ہی ہمیں سیرالیون کے سکولوں کے جائزے کے لئے بلا لیا۔ ہم دونوں نے اپنی تعلیم سائنس کے مضامین میں حاصل کی ہے۔ میں انگلینڈ میں سیکنڈری سائنس ٹیچر ہوں اور ڈاکٹر عابد صاحب نے کیمیکل انجینئرنگ (Chemical Engineering) میں Ph.D. کی ہوئی ہے۔

ہم 29 جون 2013ء کو بارہ دن کے لئے سیرالیون چلے گئے۔ ہم سیرالیون کے دارالخلافہ فری ٹاؤن (Free Town) اور دوسرے بڑے شہر کینما (Kenema) اور بو (Bo) گئے۔ ان کے علاوہ ہم سیرالیون کے بہت سارے چھوٹے چھوٹے گاؤں میں بھی گئے۔ سیرالیون میں 250 احمدیہ سکول ہیں جن میں 6 نرسریاں، 53 سیکنڈری سکول اور 191 پرائمری سکول ہیں۔ ہم نے 7 سکولوں کا دورہ کیا جس میں سے 2 پرائمری اور 5 سیکنڈری سکول تھے۔ ہم نے سائنس لیب (Lab) کے آلات اور کیمیکلز (Chemicals) کا معائنہ کیا اور سکولوں کے اساتذہ کے ساتھ میٹنگ کیں۔

اللہ کے فضل سے ہم نے سائنس سکولوں کے آلات کی فہرستیں بنائیں اور ان کی قیمتوں کا موازنہ کیا تا کہ سیرالیون کے احمدی سکولوں کی سائنس لیب (Lab) پھر سے سیرالیون کی جدید ترین لیب مانی جاسکیں۔ اس موازنہ کی وجہ سے لیب کو جدید آلات سے پُر کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ مجھے کیمسٹری پڑھانے کا موقع بھی فراہم کیا گیا۔

سیرالیون میں احمدیہ جماعت کی سات سو بیوت الذکر ہیں جس میں سے ہم نے دس دیکھیں جن میں جماعت کی سب سے بڑی بیت السبوح اور دوسری بڑی بیت ناصر شامل ہیں۔ ان کے علاوہ ہم نے ہیومینٹی فرسٹ (Humanity First) کا واٹر پمپ (Water Pump) اور کمپیوٹر سکھانے کا سنٹر بھی دیکھا۔ ہم نے سیرالیون جماعت کے ریڈیو سٹیشن میں بھی سافٹ ویئر (Software) پر کافی کام کیا۔

سیرالیون میں ستر فیصد بے روزگاری ہے اور زیادہ تر لوگ اپنی کھیتی باڑی کی بدولت زندگی گزارتے ہیں۔ ہم نے وہاں بہت غربت دیکھی، لوگ مٹی کے گھروں میں رہتے تھے اور بچے اور خواتین مناسب کپڑوں کے بغیر عام نظر آتے تھے۔ اللہ کے فضل سے ہمارا دورہ بہت کامیاب رہا۔ جماعت کے فائدہ کے علاوہ ہم دونوں نے وہاں بہت کچھ سیکھا۔ ہم وہاں کے سارے مربیان سلسلہ اور احمدیوں کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو مشکل حالات میں صبر عطا فرمائے اور ان کے لئے آسانیاں پیدا کرے۔ آمین

☆......☆......☆

ولادت

مکرم کاشف محمود عابد صاحب مربی سلسلہ پشاور شہر تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کے بھانجے مکرم چوہدری عمیر ناصر صاحب سابق قائد مجلس خدام الاحمدیہ کھاریاں ابن مکرم چوہدری یحییٰ پرویز ناصر صاحب ساکن کھاریاں ضلع گجرات کو مورخہ 27 جولائی 2013ء کو ڈنمارک میں بیٹے سے نوازا ہے۔ بیٹے کا نام رافع احمد عمیر تجویز ہوا ہے۔ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو دین کا خادم، نافع الناس، والدین کیلئے قرۃ العین، خلافت کا وفا شعار خادم بنائے اور دونوں خاندانوں کیلئے باعث برکت ہو۔ آمین

مکرم چوہدری محمد عارف گل صاحب مربی سلسلہ

ٹوگو میں بیت الذکر کا افتتاح

Fechokope گاؤں کی آبادی تقریباً 1500 نفوس پر مشتمل ہے جس میں زیادہ تر عیسائی اور مشرکین ہیں۔ یہ گاؤں شہر نوچے سے تقریباً 23 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ اس گاؤں میں جماعت احمدیہ کا قیام چند سال پہلے عمل میں آیا۔ اس کے بعد ان لوگوں کا جماعت کے ساتھ محبت و وفا کا تعلق رہا ہے اور مالی قربانی میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس پورے علاقے میں جماعت احمدیہ کو پہلی بیت الذکر بنانے کی توفیق ملی۔

اس بیت الذکر کا افتتاح خاکسار نے نماز جمعہ سے کیا۔ تقریب میں گاؤں کے مسلمان و عیسائی و مشرکین اور گاؤں کے چیف صاحب نے شمولیت اختیار کی۔ ہر فرد کے چہرے پر اس بیت الذکر کی وجہ سے خوشی کے آثار نمایاں تھے۔ خاکسار نے اپنی تقریر میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے بعض ارشادات بیوت الذکر کے قیام کی غرض وغایت کے متعلق فرنچ زبان میں پیش کئے۔

اس کے بعد گاؤں کے چیف صاحب نے اپنی تقریر میں کہا کہ میں جماعت احمدیہ کا شکرگزار ہوں کہ انہوں نے ہمیں اس خوبصورت بیت الذکر سے نوازا اور اس بیت الذکر کی تعمیر سے جماعت اس علاقے میں مزید ترقی کرے گی اور غلط فہمیوں کا ازالہ ہوگا اور امن کے قیام میں مدد ملے گی۔ اور اس کے ساتھ میں سب کے سامنے احمدی ہونے کا اعلان کرتا ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ میرے گزشتہ گناہ معاف فرمائے اور حقیقی احمدی بنائے۔ آمین

قارئین سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بیت الذکر کی تعمیر بہت بابرکت فرمائے اور اس کو مخلص اور عبادت گزار بندوں سے بھردے۔ آمین

(الفضل انٹرنیشنل 26 جولائی 2013ء)

مکان برائے فروخت

دو عدد مکان دارالرحمت شرقی الف نزد اقصیٰ چوک ربوہ برائے فروخت ہے۔

047-6212034, 0300-7992321

خبریں

اخروٹ دماغی قوت کیلئے مفید

ماہرین کے مطابق اخروٹ دماغی قوت کیلئے بہت مفید چیز ہے، اس میں روغن اور پروٹین کی کافی مقدار پائی جاتی ہے۔ یہ دماغ کو قوت فراہم کرنے کے علاوہ گردے اور جگر کو بھی تقویت دیتا ہے جبکہ اس کے استعمال سے جسم میں موجود فاسد مادے خارج ہو جاتے ہیں۔ ماہرین کے مطابق فالج کے مریض کیلئے بھی اخروٹ بے حد مفید ہے۔

(روزنامہ دنیا 12 جولائی 2013ء)

لائبریریوں میں بیکار سرگرمیاں

امریکی ماہرین تعلیم کی تحقیق کے مطابق تعلیمی اداروں کی لائبریریاں پڑھنے کے بجائے طلبہ کے آرام اور دوستوں سے رابطے کی جگہ بن گئی ہیں۔ طلبہ لائبریریوں میں پڑھنے کے بجائے سماجی رابطوں کی ویب سائٹس فیس بک، ٹوئٹر وغیرہ استعمال کرتے نظر آتے ہیں، وہ اپنے دوستوں کو ایس ایم ایس اور ای میلز بھیجتے ہیں، آن لائن شاپنگ کرتے ہیں اور لائبریری میں سو بھی جاتے ہیں۔ تحقیق کے مطابق صرف 18 فیصد طلبہ لائبریری میں اپنا وقت پڑھنے میں گزارتے ہیں۔ طلبہ کی ایک بڑی تعداد انٹرنیٹ پر گیمز کی سائٹس چیک کرتی رہتی ہے جبکہ 5 فیصد طلبہ تعلیمی ویب سائٹس پر سرچ کرتے ہیں۔

(روزنامہ دنیا 13 جولائی 2013ء)

زیر سمندر دنیا کی طویل ترین سرنگ

چین آمدورفت کیلئے زیر سمندر دنیا کی طویل ترین سرنگ تعمیر کرے گا، جس کی لمبائی 123 کلومیٹر ہو گی اور اس منصوبے پر 42 ارب ڈالرز لاگت آئے گی۔ سرنگ شمال مشرقی صوبہ لیون انگ سے صوبہ شان ڈونگ تک تعمیر کی جائے گی۔ سرنگ کی تعمیر سے دونوں صوبوں کے درمیان 620 کلومیٹر فاصلہ کم ہو جائے گا۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق اس منصوبے کا پہلی دفعہ اعلان 1994ء میں کیا گیا تھا جس پر 10 ارب ڈالرز لاگت کا اندازہ لگایا گیا تھا تاہم کچھ وجوہات کی بنا پر منصوبہ تعطل کا شکار رہا، اب چینی حکومت نے دوبارہ اس منصوبے کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کا اعلان کیا ہے۔

(روزنامہ دنیا 12 جولائی 2013ء)

دنیا کی قدیم ترین تحریر دریافت

چینی ماہرین آثار قدیمہ نے کہا ہے کہ انہوں نے پتھر کے دو قدیم ٹکڑوں پر کھدا ہوا ایک ایسا نوشتہ دریافت کیا ہے جو دنیا میں اب تک دریافت ہونے والی قدیم ترین تحریروں میں سب سے پرانا ہوسکتا ہے۔ اندازہ ہے کہ یہ تحریر پانچ ہزار سال پرانی ہے، واضح رہے کہ بابل ونینوا کے کھنڈرات سے بھی اسی دور کی پتھر کی سلوں پر نقش قدیم ترین تحریریں دریافت ہو چکی ہیں۔ پتھر کے دونوں ٹکڑے جن پر تحریر کھدی ہوئی ہے۔ شنگھائی کے قریب سے برآمد ہوئے ہیں۔ ماہرین اس بات پر متفق نہیں کہ یہ باقاعدہ ایک تحریر ہے یا محض علامات کا مجموعہ ہے، اس بات کا بھی امکان ہے کہ یہ چینی زبان کی ابتدائی شکل ہو، کچھ ماہرین کہتے ہیں کہ یہ قدیم علامتیں ہیں۔ عالمی ماہرین نے تاحال ان دریافتوں کا جائزہ نہیں لیا تاہم چینی ماہرین نے ان پتھروں پر تحقیق شروع کردی ہے۔

(روزنامہ دنیا 12 جولائی 2013ء)

درخواست دعا

مکرم رانا نصیر احمد صاحب سیکرٹری امور عامہ دارالفتوح غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرا بیٹا نثار احمد جرمنی میں شدید بیمار ہے۔ معدہ کی تکلیف کی وجہ سے خون کی الٹیاں آ رہی ہیں۔ ہسپتال میں داخل ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

ربوہ میں طلوع وغروب 5 ستمبر

طلوع فجر	4:22
طلوع آفتاب	5:44
زوال آفتاب	12:07
غروب آفتاب	6:30

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

5 ستمبر 2013ء

1:00 am	جلسہ سالانہ یوکے 2013ء عالمی بیعت (نشر مکرر)
4:30 am	جلسہ سالانہ یوکے 2013 حضور انور کا اختتامی خطاب (نشر مکرر)
12:00 pm	حضور نور کا جرمن دوستوں سے خطاب منعقدہ 25 جون 2011ء
2:00 pm	ترجمۃ القرآن 12 نومبر 1996ء
9:30 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
11:25 pm	حضور انور کا جرمن دوستوں سے خطاب

تریاق معدہ

کھانا ہضم کرتا ہے

ہاضمے کا لذیذ چورن

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ

Ph:047-6212434

سمیع سٹیل ٹریڈرز

مینوفیکچرز اینڈ جنرل آرڈر سپلائرز

اعلیٰ قسم کے لوہے کی چوکھاٹ کا مرکز

ڈیلرز: G.P-C.R.C-H.R.C شیٹ اینڈ کوائل

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ

النور ڈیپارٹمنٹل سٹور

ماہانہ سامان پر FREE HOME DELIVERY

مہران مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

پروپرائٹر: رانا احسان اللہ خاں

047-6215227, 0332-7057097

FR-10

ایک نام مغل بینکوئیٹ ہال

کھانوں کے اعلیٰ معیار اور بہترین سروس کی ضمانت دی جاتی ہے

لیڈیز ہال میں لیڈیز ورکرز کا انتظام

نیز کیٹرنگ کی سہولت میسر ہے

فون: 0336-8724962

پروپرائٹر محمد عظیم احمد فون: 6211412,03336716317

W.B Waqar Brothers Engineering Works

پروپرائٹر: وقار احمد مغل

Surgical & Arthopedic instruments

Shop No.6 Shaheen Market Madni Road Mustfa Abad Dhurm pura Lahore 0300-9428050,0312-9428050

CENTRE FOR CHRONIC DISEASES

ٹیومرز، دل، گردے، مثانے، سانس، مرگی، بچوں کی قبض، دمہ، چڑچڑاپن۔ ایام کی خرابیاں اور دیگر امراض کیلئے اعتماد کے ساتھ تشریف لائیں۔

ہمارے ہاں تمام زنانہ، بچگانہ، مردانہ بیماریوں کا تسلی بخش علاج کیا جاتا ہے

کلینک کے اوقات صبح 10 تا 1 بجے دوپہر عصر تا عشاء

زیر نگرانی سکواڈرن لیڈر (ر) عبدالباسط ہومیو فزیشن

047-6005688,0300-7705078

پتہ: طارق مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

نوٹ: یہاں صرف نسخہ تجویز کیا جاتا ہے